رجسٹرڈ نمبر اے ۸۳

REGISTERED No. A 783




M. H. Khan

## ایک فلسفی

### یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد کے کارنامہ (خلاق مصنفات) یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنہوں نے اُردو زبان علمی زبان بنادیا ہے۔ ملک کے ہر ایک بچے کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

**علم الاخلاق** ۔ مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی۔ اُردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible]

افراد کا سب ۔ پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے ۔ اُردو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ ۱۲/

**الدین اور الکون** ۔ یعنی موازنہ مذہب و سائنس ۔ اُردو ۱۲/

امور عامہ ۔ عربی ۔ فلسفہ عقلی کا کارنامہ متن ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴/

زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائیگا۔

المشتہر

**مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ**

---

## اصلی لذت النساء

### باتصویر

اس کتاب میں ۲۶ قسم کی تصویر [illegible] عورت کی پہچان اور اس کا آرام [illegible] بیان سے [illegible] قیمت مع محصولڈاک [illegible] [illegible] لذت [illegible] فہرست کتب دیگر [illegible] طلب کیجیے۔

[illegible]

**منیجر اصلی کوک شاستر ڈاکخانہ قصبہ [illegible]**

ضلع ۔ [illegible] پور

---

## اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ [illegible] کی [illegible] [illegible] جلد [illegible] طلب [illegible] [illegible] مضامین کے [illegible] طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

**مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ**

---

## سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

### سدھا سندھو

### بالکوں کی دوا

[illegible] کھانسی [illegible] بچوں کے [illegible] دست دودھ [illegible] [illegible] ایک بیمثال دوا ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] [illegible] ایک ساتھ [illegible] [illegible] محصول معاف [illegible] مفت ہے۔

### دور دبرنج کیسری یعنی داد کی دوا

[illegible] دوا [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] ایک ساتھ [illegible] [illegible]

### بال سدھا

[illegible] قیمت فی شیشی [illegible] [illegible] [illegible] ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ :- **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

---

## خاندان [illegible] کی اٹھائیس سالہ مجرب اکسیر

## DIABTES

### ضروری

[illegible] [illegible] [illegible]

## ذیابیطس

[illegible]

[illegible] [illegible] پیشاب [illegible]

قیمت فی پیکٹ [illegible] [illegible]

واقعی مفید ہے [illegible]

لالہ [illegible] صاحب اسسٹنٹ [illegible] ہائیکورٹ الہ آباد

دیگر [illegible] صرف [illegible]

مکمل پتہ :-

**لالہ [illegible] ایم اے ۔ [illegible] چند رائے چند [illegible] لاہور**

---

## فرحت طلا

[illegible] قوی اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور [illegible] قوت پیدا کرتا ہے [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت فی [illegible] [illegible] مع محصولڈاک۔

**مار بل انیلا کمپنی**

پوسٹ بکس ۹۹۲ [illegible] ہرما

جلد ۸ مضامین غیب نمبر ۱۸
جمعہ ۲۳ مئی سنہ ۲۳ء

## نیچرل شاعری

افیم اور تنباکو دونوں کڑوی چیزیں ہیں مگر لوگ جان بوجھ کے ان کی عادت ڈالتے ہیں۔ ایسی ہی چیزوں میں شاعری کا بھی شمار ہے خدا نہ کرے کہ یہ سودا کسی سر میں سمائے اور عرصہ ہوا کان میں بھری اور عیب محبوب ہوا اب لاکھ لاکھ کوئی سمجھائے کہ حضرت آپ کے فلاں شعر میں فلاں عیب ہے مگر شاعر صاحب کسی طرح سماعت نہیں فرماتے۔ ایک تجربہ کار کا قول ہے کہ شاعری اور عشق دونوں کے معنی ایک ہیں عشق کی تعریف یوں کی گئی "عمی الحواس عن ادراک العیوب" یعنی عشق ایک ہوتیا بند ہے جسکو یہ مرض ہوتا ہے اُسے عیب سمجھائی نہیں دیتے۔ لہذا شاعر بھی اس مرض سے بری نہیں۔ چنانچہ ہمارے پرانے دوست ڈاکٹر سر اقبال بھی شاعر ہیں باوجود دوستانہ تنبیہ کے آپ صحت الفاظ کی جانب سے اسی طرح بے پروا ہیں جس طرح کہ لارڈ ریڈنگ انصاف کی طرف سے۔ ۱۵ اپریل کے "الفلاح" جالندھر میں آپ کی ایک نظم بعنوان "مسلم" شائع ہوئی ہے۔ بقول "الفلاح" آپ فرماتے ہیں ؎

ہم نشین مسلم ہوں میں توحید کا حامل ہوں میں
اس صداقت پر ازل سے شاہد عادل ہوں میں

اے حضرت توحید کوئی بچہ نہیں بار نہیں اسکا حمل کیسا۔ لوائے توحید کتاب توحید یا اور کوئی مستحق لفظ سکے کہیں لکھنی چاہیے تھی تاکہ حمل کا اطلاق صحیح ہو جائے۔ دوسرے مصرعہ میں صداقت کا لفظ سچائی کے معنے میں لیا گیا ہے ہمارے شاعر صاحب غالباً ناواقف نہیں ہیں کہ صداقت کے معنی دوستی کے ہیں اور صدق کے معنی سچائی۔

دوسرا شعر ؎

نبض موجودات میں رقصان حرارت جس سے ہے
اور مسلم کے تخیل میں جسارت اس سے ہے

مثنوی گلزار نسیم میں تاج الملوک نے اپنا ایک خواب بکاولی سے بیان کیا۔

شعلہ ہوا انجمن میں رقصان

بکاولی نے تعبیر دی ؎

بولی وہ کہ شعلہ میں پری ہوں
جو ناچ نچا کر ناچتی ہوں

ہمارے شاعر صاحب کو اس سے کوئی بحث نہیں کہ "رقصان" کی لفظ برمحل صرف ہو۔ آپ نے لکھنے مگر لگا لے ہیں غالباً آپ نے قیاس فرمایا کہ شعلہ کی طبیعت میں حرارت داخل ہے اگر شعلہ کے لیے رقصان کی صفت موزون ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ حرارت کے واسطے نامناسب ہو۔ لہذا آپ نبض موجودات کے تعیٔر میں حرارت کا طائفہ نچانے لگے۔ نبض کی صورت سانپ کی ہے اور سانپ تو بین کی آواز پر ناچتا ہے جو چیز اُسے نچاتی ہے وہ اُسکی زندگی ہے زندگی حرارت سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ یہ پیچ در پیچ تخیل ہمارے شاعر صاحب کو حرارت کے ناچ کا تماشا دکھانے لگی ہو۔ دوسرے مصرعہ میں ردیف کا منھ ٹیڑھا ہو گیا۔ شاید کاتب نے غلطی کی ہو۔ اور دونوں جگہ "جس سے" ہو لیکن باعتبار معانی ایک مصرعے کو دوسرے سے لگاؤ نہیں صرف قافیہ پیمائی کا فرض ادا کیا ہے۔ تخیل میں جسارت کو اس رقصان حرارت سے کیا علاقہ؟ بے معنی الفاظ کا جمع کر دینا اگر شاعری ہے تو وہ صاحب بڑے بڑے شاعروں کی فہرست میں سرے پر لکھے جانے کے مستحق ہیں جنھوں نے اپنے ایک دوست کی فرمائش کی تھی یہ دوست میں یک انکو خاک براے من بفرست ، اور ہمارے شاعر صاحب کی نظم لکھنے کے واسطے اُلکے دوست کا دماغ مدد گار ہو گا جس نے خاک کی لٹ کے کاغ بنایا کاغ کا مرادف۔ "کل" قرار دیا۔ "عمل" کو ٹانٹ کے "بحکم" فرض کیا اور "ہم" کا ترجمہ گوشت کر کے بیر گوشت اپنے دوست کو بھیج دیا۔

پانچوان شعر ہے ؎

میری ہستی پیرہن عریانی عالم کی ہے
میرے مٹ جانے سے رسوائی بنی آدم کی ہے

مطلب اس شعر کا خالص اردو میں یہ ہے کہ مسلم عالم کی لنگوٹی ہے پیرہن کے لیے مٹ جانے کی لفظ نامناسب ہے یوں کہیے پھٹ جانے سے رسوائی بنی آدم کی ہے۔ لیکن کاتب کو تاکید کر دیجیے کہ ہٹے کو زری توجہ کے ساتھ بصورت یائے مجہول لکھے۔ اکثر شاہی زمانے کے کاتب یائے معروف و مجہول کو ایک ہی سمجھتے ہیں یہ بڑی غلطی ہے۔ بندہ نواز۔ عریانی پوش پیراہن سوائے لنگی پاجامہ تنبان پتلون جانگھیا تہمد لنگوٹی کے اور کیا ہے؟۔

چھٹا شعر ہے ؎

قسمت عالم کا مسلم کوکب تابندہ ہے
جسکی تابانی سے افسون سحر شرمندہ ہے

مصرعہ ثانیہ میں افسون کی لفظ حشو قبیح ہے افسون منتر کو کہتے ہیں ہاں آپ کا مقصود تو یہ ہے کہ عالم کی قسمت کا ستارہ ذات مسلم ہے جسکی چمک صبح کی روشنی کو شرمندہ کرتی ہے۔ بھلا بتائیے تو سہی یہ افسون کی لفظ کس نورانی مطلب کا اظہار کرتی ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ لغت میں افسون بمعنی نور ہو قسم لے لیجیے کتب لغات کا جائزہ لیا اور نہایت توجہ سے لیا افسون کے معنی نور یا روشنی کے کہیں نہ نکلے۔

اجی یہ شاعری ہے یا شاعری کا سر

ساتوان شعر ہے ؎

آشکارا ہیں مری آنکھوں پہ اسرار حیات
کہ نہیں سکتی کبھی ہاوس پیکار حیات

اس شعر میں "آنکھوں" پہ حشو ہے آنکھوں کی قید کا کوئی فائدہ۔ دوسرے مصرعہ میں ہے "آخر کیا کسی شعر میں ہے۔ بظاہر شاعر صاحب کا مقصود یہ ہے

کہ جس کسی پر راز ہستی آشکار ہے، اسکو پارس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ لہذا پیکار کا لفظ بھی فضول۔ حیوۃ میں کوئی جوتی پیزار کا نزاع و پیکار نہیں ہوتی نفس واحد میں تصادم و پیکار کیونکر ممکن ہے؟۔

آپ کو صاحب "الفلاح" نے مجدد عصر کا لقب عنایت کیا ہے مگر اس ترکیب اضافی میں ایک لفظ شاید کاتب سے رہ گئی یعنی مجدد پوچ گوئی عصر۔ رہا یہ کہ پیکار حیوۃ سے مشہور مسئلہ تنازع للبقا مراد ہے تو بقا و حیوۃ میں اصطلاحی فرق ہے اور محض پیکار حیوۃ کہہ دینے سے اس مسئلہ کی جانب انتقال ذہنی نہیں ہوتا۔ ایک ایسے شخص کے لیے جسے ڈاکٹر آف فلاسفی کا خطاب مل گیا ہو اصطلاحات کا انضباط و انضباط نہ کرنا حد درجہ معیوب ہے۔

گیارھواں شعر ہے ؎

یاد عہد رفتہ میری خاک کو اکسیر ہے
میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے

اکسیر اور تفسیر کا قافیہ مجدد عصر ہونے کی عمدہ دلیل ہے خدا جانے کس مہوّس نے آپ کو عروض و قوافی معانی بیان پر دسترس حاصل کیے بغیر شعر گوئی کا مشورہ دیا۔ خیر قافیہ تو گیا ایطا کی نذر ہوا مگر یہ تو بتائیے کہ متن مقدم ہوتا ہے یا شرح۔ پھر ماضی کیونکر مستقبل کی تفسیر بنا۔ اس شعر قبل الذکر نے دوسرے مصرع کی لطافت خاک میں ملا دی اے حضرت مستقبل کو تفسیر ماضی بتائیے۔ زیادہ سے قبل ... تعبیر فرمائیے۔ اصل مقدم ہے فرع مؤخر ہے تالی کو مقدم کہنے والا کیا بتاؤں کون ہے۔

ق ---- ۳

ادبار الشعر والشعراء

## نہ تو تیشہ کی خطا اور نہ کفن سر پا!!
## ماریس نے تری کونسل سے چلے پھر یا!!

سنتے آگ غصہ کی آگ گرم خبر یہ ملا ... کی جانب سے بے توجہی کا صورت دیکھ کے انتخاب کو ... ہے ... جلا ... ایک ... کونسل کے ... سے پاؤں نکالنا اور حضرت پنچ

سے کان پر جوں نہ رینگی۔ ہمارے صوبہ سے خوشامد بردار جرائد خون کے آنسو نہیں بہاتی کے کالے کالے آنسو رو رہے ہیں کہ پنڈت ماسٹر چنتامنی صاحب کو با آخر آمدنی سے ٹھیکرے پر لات مارنی پڑی اور پنڈت جگت نرائن صاحب نے بھی آپ کی حمایت میں استعفا دے دیا۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر ڈیلافوس وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی کو پنڈت اقبال نرائن گرٹو سے کچھ وجہ شکایت پیدا ہوئی اور انھوں نے گرٹو صاحب پر ہتک عزت کا دعوے دائر کر دیا۔ مسٹر چنتامنی وزیر تعلیمات کو جب یہ خبر ہوئی یہ زعم تھا کہ سارے صیغۂ تعلیم کا محکمہ میرے ہاں تو ... کے رو سے مسٹر ڈیلافوس کو پہلے مجھ سے اجازت لینی چاہیے تھی پھر دعوے کی ... کرتے تو بہتر تھا۔ آپ کو یہ خیال نہ آیا کہ گورنر یونیورسٹی کا چانسلر بھی ہے اور صوبہ کا حاکم خود مختار بھی ہے مسٹر چنتامنی کا افسر بھی ہے دعوے بازی کے لیے صرف اسکی اجازت کافی ہے لہذا آپ عدم ادائے حقوق ماتحتی سے ناراض ہوئے لیکن اس ناراضی کی پروا حکومت نے نہیں کی۔ اب سوا اسکے کہ بھاری پتھر کو چوم کے چھوڑ دیں اور کوئی چارہ کار نہ رہا۔ الغرض یہی ہوا۔ ۲۰ اپریل وہ یادگار تاریخ ہے جس دن آپ نے اپنی خودداری کا عملی امتحان دیا اور ۲۰ اپریل وہ مبارک روز ہے جس دن پنڈت جگت نرائن صاحب نے آپ کا ساتھ دیا۔ اگر ان دونوں حضرات سے حکومت سو استعفا بھیجنے میں جاتا تو اس کی قوت و ... کو کوئی داد نہ دی جاتی تب یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں کا تقرر ان ... میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ... کی ... ہوگی ... مصداق ہے ؎

تم تو کہو ... کا شرف کی جدا نا ہیں
اے رام ... کی جائے نا ہیں
تم تو کہو ... نوی پھیر یا نا ہیں
اے رام ... پھیر یا نا ہیں

فی الحقیقت یہ تکدر حاکم اعلےٰ سے ہے۔ ڈیلافوس صاحب سے نہیں ہے۔

ان دونوں صاحبوں کا اس طرح کونسل کو سلام کرنا ملک میں کسی تحسین کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اسلیے کہ یہ کوئی کارنمایاں نہیں خصوصا مسٹر چنتامنی کے لیے کہ بارہا آپ کی بات ٹکڑوں میں اڑا دی گئی مگر آپ کو کبھی غصہ نہیں آیا۔ ڈیلافوس صاحب کے برتاؤ سے آپ محسوس کرتے رہے کہ موصوف آپ کو اپنا افسر اعلےٰ نہیں خیال کرتے۔ آپ ... اور ان کی عادت پڑ گئی۔ اب غصہ آنے کے کوئی معنی نہیں۔ اگر پانچ چار مہینہ اور صبر کر جاتے تو ملک کے خزانہ عامرہ سے جو رقم کہ آپ کو ملتی تھی اُس کا نقصان نہ اٹھاتے چند ماہ کے بعد انتخاب کا زمانہ آ جاتا پھر ؎

تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد

جسکو پیا چاہیں وہی سہاگن۔ اہل ملک کو آپ سے متعدد شکوے ہیں اور غالباً آپ ان شکایتوں سے ناواقف نہیں ہیں۔ انتخاب میں کامیابی کی امید بمشکل تھی۔ خاموشی سے استعفا دیتے۔ ... ہم کو صرف آپ کے مالی نقصان کا افسوس ہے ... کلام صرف الہ آبادی لیڈر کے لیے مخصوص ہے کہ وہ آپکی علٰحدگی کو ملک کی بدقسمتی سے تعبیر کرے۔ اہل ملک آپ کے عہدے اور صوبہ کی کونسل دونوں کو ایک ہی لکڑی سے ہانکتے ہیں کہ کونسل کوئی قطعی نہیں آپ کوئی سرمایہ نہیں۔ ... گیا آپ حضرات اس ... کو سیر حاصل نہ بنا سکے۔ ہوے تو کیا نہ ہوے تو کیا۔

کونسلوں کی نسبت ہم ان دونوں صاحبوں کی جدید رائے سننے کا اشتیاق رکھتے ہیں۔ اگر ساتھ کھانے کے ذات پوچھنے کا دستور نہ ہوا تو امید ہے کہ آج نہیں تو کل سربستہ رازوں کا بستہ کھلے گا یعنی کہ عام رائے کے بموجب نہ تقرریں ملکی مفاد تھا نہ استعفا و قطع ملازمت میں۔ ایک معزز عہدہ سمجھ کے قبول کیا۔ اقتدار کو ٹھیس لگی رد کر دیا۔ اقتدار ... دل کی ... ہے۔ دل برا ہو گیا ...

تو اس کی تشریح و تفصیل میں کچھ نہ کچھ راز کھل ہی جائینگے سر دست ؎

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

ایک سوال یہ بھی پیدا ہو گیا ہے کہ کونسل سے علیحدہ ہونے کے بعد کیا پھر وہی زمانہ لے گا کہ پنڈت جی کی کرسی اطارت ہوگی اور سستر جنانی ہونگے وہی ہندو مسلمان ہوں گے اور وہی جنبہ داری یا اٹس جی کچہری کا کمرہ ہوگا اور پنڈت جگت نراین ہونگے کبھی مرشی کی سی کہینگے کبھی مدعا علیہ کی سی کبھی سرکار کی سی ہے

یادایام عشرت فانی . . . اب ہندو ہم ہندو وہ تو ساتھ ساتھ رہ جانا ہو کہ پنڈت جی توڑتے بیٹھے ہوئے والے تھے کہ لیڈر کے گلے کا رفع کی جائے مگر جی کا بال اب اور سب دونوں سے مستغنی ہے ؎

دست تہی چل دنیا میں سے سودہ فروانہ پاس سے طلب صاحب ستمین میں دیکھئے نوبت نہ آئی ؎

کوئی بھی دل کسی کا لوٹا ہوا نہ پایا
ہم نے جام لطائی کے تھے میں ذال کھوئی تو یہ جلوہ نکلا ایک بار دیکھا ہے دوبارہ دیکھنے کی ہوس ہے
ان میں مرغ سحر یا مرد کار آ ہی رہے

| |
|---|
| کس لیے آئے تھے ہم کیا کر چلے |
| لا مغیر |

## اخبار انگورہ کے متعلق اخبار زمیندار کا ریویو

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار زمیندار نے ۲۰ اپریل کے پرچے میں تحریر فرمایا ہے:-

ایک ہفتہ وار اخبار بنام انگورہ امرتسر سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اسکے اب تک تین نمبر موصول ہو چکے ہیں۔ اس اخبار میں ترکوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور خبریں بہم پہنچانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہے قیمت سالانہ ... ہے

منیجر دفتر انگورہ امرتسر سے طلب فرمائیے

## خونِ دل گھٹتا رہا جوشِ جنون بڑھتا رہا

ایک صاحب پنجاب گورنمنٹ کی روئداد سے دس سال میں ۱۹۱۰ء سے ۱۹۲۰ء تک مصارف کی ترقی سے متعلق یوں اقتباس فرماتے ہیں:-

مصارف قرض میں (۲۲۵۶۷۰۰۰) کی زیادتی ہوئی
خدمات تجارتی میں (۲۲۱۸۸۵۰۰۰) "
فوجی مصارف میں (۳۰۴۴۴۳۰۰۰) "
انتظامی اصول کے مصارف میں (۵۷۳۹۹۰۰۰) "
فوجی اور سول عمارتوں میں (۵۶۸۵۳۰۰۰) "
مصارف وصول مالگزاری میں (۲۵۶۴۳۳۰۰۰) "
موسٹ امینڈ کی تنخواہوں میں (۳۸۲۰۰۰) " "

اس حساب کو صحیح مان کر دیکھئے کیا بڑھا آمدنی میں بہت بڑا حصہ صرف ٹیکس کی زیادتی نے لیا ہے جو ملک اتنے زائد مصارف کا متحمل ہو اور نہیں دیا جائے اسے متمول نہ کہنے والا بیوقوف ہے۔ ذرا سی تو بات ہے یارو اگر تمہارے پاس نہ تھا تو دیا کہاں سے۔ گرانی کی مصیبت کیونکر جھیلی کپڑا کہاں سے پہنا۔ حکومت کو اربوں روپیہ کہاں سے قرض دیا! ایک روپیہ کا مٹھی بھر آٹا خرید کے کیونکر بسر کی؟ مگر تنگی ترشی۔ گٹھری بھر روپیہ صرف کرنے پر تھوڑا سا مال پانے کے واسطے سے اپنی تباہ حالی کا ثبوت دیتی ہے۔ اگر قانونی فیصلے کو انصاف کا لقب دیا جائے تو ہمارے صوبہ کی حکومت نے کورٹ فیس کی رقم دو چند کر کے سب چیزوں کی گرانی میں انصاف کی گرانی مضاعف کر دی ہے۔

ہارڈنگ صاحب فرماتے ہیں کہ ٹیکس کا محصول دونا کر دینے سے کوئی زیادہ بار خلق خدا پر نہیں پڑا۔ زیادہ سے زیادہ دو آنے فی کس۔ یہ دو آنے کہاں آتے ہیں کدھر جاتے ہیں یعنی ملک کے جسم میں خون نہیں ہے تو نوک نشتر سے چھٹانک بھر خون لینے سے خدانخواستہ جان پر نہیں بن سکتی آخر کشش تحریر جوں لیتو سب ہی تو اسی طرح سے پیٹ بھرتے ہیں سال بھر کا حساب لگاؤ تو معلوم ہو کہ کتنا خون جانور پی جاتے ہیں بس ملکی مفاد کی خاطر سے چندہ

دو مسری ایک لطف اور بھی ہے کہ اچھی اچھی تنخواہوں کے ملازم اس مطلب کو ظاہر کر کے رکھے جاتے ہیں کہ ذمہ عقل میں صاحب علم ہیں ولایت سے ڈگریاں پاس کر کے آئے ہیں ان کے ملازمت سے بھلا ہوگا آمدنی بڑھے گی۔ مگر یہ حضرات ولایت سے فقط آمدنی کا ایک وسیلہ سیکھ کے آتے ہیں وہ کیا ٹیکس بڑھاؤ! بھائی ٹیکس بڑھاؤ یعنی اگر ٹیکس بڑھاؤ گے تو جو تنخواہ ہم کو دیتے ہو وہ تمہارے دیئے نہ دیجائیگی ان بڑی تنخواہ والوں سے تو وہ پہلے ملازم ہی اچھے تھے جنہوں نے رعایا کے جان و مال ... چھوٹی چھوٹی تنخواہوں پر بڑے بڑے کام کرتے تھے۔ الغرض یہ ترقی معکوس مایہ ناز ہے ؎

واہ رے شور قسمت خوب ہی چھڑکا نمک
استخوان میرے ہما کس مزے سے کھا گئے

| |
|---|
| حساب دوستاں در دل |
| س ۔ ط ۔ شمس آبادی |

## امتحانوں کا زور

پاس اور فیل ہونے کا ذمہ کون لے۔ مگر ہندو ہو رہے ابھی امتحانوں کا در باکھل گیا اور بادر دیہائیاں چھوڑ کی طرح امتحانوں کی فوج لے کے نکل کھڑی ہوئی۔ ہندو مسلمانوں کا امتحان لے رہے ہیں کہ ان کی تیغ میں تھوڑی جو ہر باقی ہے یا سٹ گیا۔ مسلمان ہندوؤں کا امتحان لے رہے ہیں کہ ان میں وہ گلا سا ضعف ابھی ہے یا نہیں جسکی بدولت ہزاروں ہندو کلمہ پڑھ کے مسلمان بنے۔

زبردست جرائد طرفین کا امتحان لے رہے ہیں کہ ... کے نام پر کتنوں کے منہ کھلتے ہیں یا نہیں۔ انگریزی پالیسی دیہاتی پادریوں اپنی ہر دلعزیزی کہتا ہے نفقہ کو جو بار میں واپس لانے کا امتحان لے رہی ہے۔ لارڈ ریڈنگ نمک کی شور شرشی کا امتحان لے رہے ہیں کہ زیادتی ٹیکس کی ملاحت نے کہاں تک تلخی پیدا کی۔ ... بنا لی ہے یا نہیں۔ حضرت مضان معظم گھر میں تشریف لائے

اور اپنے ماننے والوں سے سخت برتاؤ کر رہے ہیں یہ بھی ایک آزمائش ہے کہ کون مائی کا لال کم نکلے اور جاڑے میں جانے کے بعد ایمانی ضوابط کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ آمد پر تیور چاپ رفت پہ آنکھیں دکھینگے رہائے فراق میں کون کون شوشے بہاتا ہے اور اللھم لا تجعلنا آخر العھد من صیامنا کا دعائی کلمہ کہتے وقت بسور رہا ہے۔ یہ بیچ قدر گرم نگاہ سے زمین کے رہنے والوں کو دیکھ رہا ہے کہ پناہ مانگتے ہیں یا نہیں۔

اس امتحانی گرما گرمی میں لکھنؤ یونیورسٹی نے بھی اپنی امتحانگاہ کا پھاٹک کھول دیا۔ طلبہ پیاس کے مارے منھ کھولے بنا کی طرح پر پھیلائے کرسی کے اڈے پر بیٹھے پرچہ ہائے امتحان سے سینوں کو چھلنی کر رہے ہیں۔ سوم لکھنؤ نے کہا تھا رمضان شریف میں امتحان لطیف نہ ہو مگر شنوائی نہ ہوئی۔

مولانا پانچ۔ یہ امتحان نہایت سخت ہے۔ اگر یونیورسٹی نے ہمارا روزہ آئندہ سال تبدیل نہ کیا تو قیامت قریب ہے۔ اور اگر جوابات میں روزہ دار طلبہ کی رعایت نہ فرمائی تو حشر کے دن غریب روزہ داروں کا ہاتھ ہوگا اور ان کا کاغذی گریبان۔

یونیورسٹی اگر اس غرے میں ہوں کہ میں سب کا امتحان لیتی ہوں بھلا میرا امتحان کون لے گا تو انھیں واضح رہے کہ منکر نکیر کے امتحان سے نہ یونیورسٹی مستثنے ہے نہ ممبران یونیورسٹی و سینیٹ۔ ایک زمانہ آئے گا کہ یونیورسٹی قبر میں پاؤں پھیلائے نیم قد بیٹھی ہو گی فرشتے پرچہ ہائے امتحان کی جگہ گرز آتشیں لیے سر پر کھڑے پوچھ رہے ہونگے "تمہارا پروردگار کون ہے" پیکین کی چانسلر وائس چانسلر منسٹر تعلیمات۔ اس حیثیت مقدس سے فرشتگان عذاب کو غصہ آئے گا۔ گر اس جواب کی پاداش میں گرز رسید ہوا تو خیر ورنہ سوال ہوگا۔

سوال تمہارا کون ہے؟ جواب ملے گا سینیٹ کے کل ممبر۔ امید ہے کہ اسی جواب پر گرز زمین میں حرکت پیدا ہو ورنہ پوچھینگے کہ کتاب کا نام ہو جواب ملیگا کلنڈر یونیورسٹی۔ [illegible] ممکن ہے کہ فرشتے صبح

کام میں اور سوالات کا علم خود ہی دانی بڑھائیں۔ کہ قبلہ تمہارا کدھر ہے اور جواب ملے کہ دیکھا تو بلی جیب انگلینڈ اگر اس پر بھی غصہ نہ آیا تو اعمال کی پرسش یعنی موسم گرما اور ماہ رمضان کے تشدد میں امتحان لینے کا عمل قبیح سنتے ہی گرز ہائے متخصصین کی دعا ہم اور فضلہ ہائے کاغذی کی زبانہ آفرینی سے قبر کی آتشی دیکھنے لگے گی پس اگر امتحان آخرت کا خوف ہے تو اپنی یونیورسٹی خاص کو اپنا ارادہ تبدیل کر دینا چاہیے ورنہ ہم بارگاہ خدا میں التجا کرینگے کہ ہماری یونیورسٹی عرب کی تاریخ سے بالکل ناواقف ہے فرشتوں کو سوالات کا پرچہ اگر بنا کے دیا جائے تو عرب کی ہسٹری کی پوچھا گچھی ضرور ہو آپ ہی اپنا سا منھ لے کے رہ جائے گی اور اس طرح ہم غریب روزہ دار طلبہ کی اتنی خوش حالی ہو جائے گی۔ یہ لاکھ لاکھ کہیں گی سے

قابل عفو ہیں آلودہ عصیاں ہوں
اے کرم صبر کر اتنا کہ پشیماں ہوں

وہاں کوئی ایک نہ سنے گا۔

راقم

روزہ دار طالب علم

## نفاق اور حسد کا ہرا دا چلا
## کراری میں جوتا کرارا چلا

لیجیے حضرت اور سنیے۔ باسی کڑھی میں ابال آیا اور وقت آیا یعنی ایام عزا شروع ہونے پائے تھے کہ کراری کے شیعہ سنی لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے الہ آباد کا لیڈر خبر دیتا ہے کہ فریقین کے ڈھائی سو آدمی اس مجاہدہ میں شریک تھے تین سنی جان بحق تسلیم ہوئے اور چند شیعہ اور سنی زخمی۔ مادر وطن اپنے فرزندوں میں اتفاق و اتحاد کی نیو ڈال رہی تھیں ........

اتحاد و اتفاق کے بیج سے نفاق کا ثمر پیدا ہوا حضرت لقمان علیہ السلام کو بہ زمانہ غلامی

ان کے آقا نے تھوڑی سی زمین کا نگران مقرر کیا اور کہہ دیا کہ اس میں دھان کی کاشت ہونی چاہیے آپ نے جو بو دیے۔ جب فصل کا وقت آیا تو کھیت پر آقا کا گزر ہوا دیکھا کہ دھان تو نہیں جو لہلہا رہے ہیں۔ لقمان سے پوچھا کہ ہم نے دھان بونے کی فرمائش کی تھی تم نے جو کیوں بوئے۔

لقمان: "اس توقع سے کہ دھان اگیں گے"

آقا: "عجب احمق ہو۔ بھلا کہیں جو سے دھان بھی نکلے ہیں؟"

لقمان: "میرا یہی خیال تھا اس لیے کہ آپ بھی اکثر شراب خواری اور دوسرے افعال شنیعہ میں مبتلا رہتے ہیں اور باوجود اسکے آپ سمجھتے ہیں کہ بہشت آپ نے مول لے لی"

ہماری کانگریس کا بھی یہی خیال تھا کہ پولیٹیکل مرہم سے برسوں کا مذہبی گھاؤ مندمل ہو جائیگا۔ حالانکہ پہلی کوشش مذہبی عناد مٹانے کی ہونی چاہیے تھی۔ بطفیل حکومت وقت یہاں کی عام رعایا تا حال تعلیم کے برکات سے محروم ہے تراضی و رواداری کا سبق اس نے کبھی نہیں پڑھا کٹھ ملاؤں کی صحبت اور تعلیم نے ہر مذہب کو ذریعہ بخشش عاقبت نہیں بلکہ وسیلۂ تلخی عاقبت بنا رکھا ہے پس پولیٹیکل حقوق کے پہلے مذہبی حقوق کی حد بندی لازمی تھی۔ اگر حد بندی پر آمادگی ظاہر ہوتی تو شاید کوئی بہتر راہ مصالحت کی عمل آتی مگر خود کانگریس ... مسلمانوں کے چیتھڑوں پر جاری دانشمند کونسل اور ترک کونسل کی بحث میں مبتلا ہے




"تدبیر کند بندہ - تقدیر زند خندہ"

جو جلتی پھرتی چھاؤنی پولیٹیکل جد وجہد نے پیدا کردی تھی وہ اس افراتفری مین رخصت ہوگئی کینگاہ کے دشمن پولا لے کے دوڑے اور الاؤ مین آگ لگادی۔ خالی جیسا اس کوٹھی کے دھان پر کوٹھی مین نہ کرے تو کیا کرے۔ دونون سے مذہب فروشی کا بازار سرد ہوگیا تھا آخر کب تک ہوا پر رہتا۔ سفلی کے عامل کہتے ہین کہ جب کوئی خبیث روح تسخیر کی جاتی ہے تو اسے بھینٹ بھی دیا جاتا ہے اور بسا اوقات جادو نا کامیاب ہونے پر اپنی چھنگلیا یا زبان کاٹ کے خون چٹانا پڑتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پولیٹیکل عاملوں کا جادو الٹا پلٹ آیا جب تو ایسی قیمتی بھینٹ چڑھانی پڑی۔ ع

بشرار جب قبیر کو پھونک دے کے چلا آتے ہین

تو کس دیکھنے کے لیے تفریحا دو دو جو نہین پانی سے کھیل لڑا کے تماشا دیکھتے ہیں۔ جو پالی کہ حکومت اور عامہ کے درمیان بدی گئی تھی وہ ملتوی ہے مگر فتنہ ارتداد کی صورت میں یا کراری کے فساد کی صورت میں جا بجا ظاہر ہو رہی ہے۔ جب تک یکجہتی رہے کلا کب آباد نہ کی جائے اسوقت تک یہ بلا باہمی جدال سے نجات نہ ہوگی۔ انگریز کہتے ہیں ؎

یا دست دفتر عصیاں پریشان کے ہیں ہم
جمع ہوگئے نہ یہ اوراق اگر ہم نہ رہے

اس دعوے کا ثبوت اس وقت خود ہندو مسلمانوں نے ہم پہونچا دیا جب انگریزوں کی موجودگی میں یہ حال ہے تو بعد کو کیا ہونی ہے۔

ہوا خواہ جرائد لکھ رہے ہیں اور ایک جوہر کا قول ہے کہ تین مہینے کے اندر مختلف مقامات سے پچاس ساٹھ نئے موقت لشروع پرچے پر ساتی حشرات الارض کی طرح نکل پڑتے ہیں بارش آب نہیں بارش شتاب مگر نزول کا موجب ہوئی ہے۔ ان میں ترک موالات نہین بلکہ جرأت ملت کی شامت ہے۔

ادھر شیخ شیعہ مین فساد کا مادہ جمع ہو رہا ہے ادھر ستاتن دھرمیوں نے آریوں سے صلح کرلی۔

اب وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہندو پیدا نہیں ہوتا بلکہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے۔ اہل ہند کو پاستان دھرمی ہونا چاہیے یا آریہ مسلمان ہندوستانی نہین ہو سکتا۔ انکے جواب میں مسلمانوں نے صرف کار تبلیغ میں اتنی رواداری کو دخل دیا ہے کہ کوئی مسلمان ہندو نہیں ہو سکتا البتہ اگر قادیانی چاہتے ہین تو اپنی طرف گھسیٹ لین قبلین کی خواہش ہے تو وہ لے بھاگین۔ ہمیں امید نہین ہے کہ اس رواداری کو ثبات ہوگا۔ ممکن ہے حقد حسد کی آگ سے یہ اتفاق بھی داغدار ہو جائے۔ ایک محقق کا قول ہے کہ ہندوستان ہر بات مین یورپ کا مقلد ہے۔ یورپ میں روسی طرز داخل مذہبی جنگاہ ہے لندن کے اہل الرائے اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں کہ روس سے سفارتی یا تجارتی تعلقات قطع کیے جا ئین۔ پس کوئی وجہ نہین کہ ہندوستان روس کی تقلید نہ کرے اور مذہب سے بیفکر ہو جائے۔ اگر یہ نظریہ صحیح ہے تو بیشک ہندوستان کی شامت آئی کیا معنے کہ روسی طرز خود مختار ہے اور ہندوستان مجبور۔

بھئی واہ اچھی تقلید ہے۔ خدا کرے اہل یورپ ناک کٹوا ڈالنے کا فیشن ایجاد کرین تو مزا آجائے اور ہم دیکھیں کہ تقلید کا اثر کیا ہوتا ہے۔ یا وہ مذہب کی گھمنڈ ہشت بہرحال لازم ہے مگر عنوان دھجا دلبر بانیتی ہی احسن کو نہ چھوڑ دو ورنہ نسبوا اللہ عدواً کا گناہ اسکا ثمرہ ہوگا۔

الملتمس

---

ظلا سفر

---

## لیک بعد از خرابی بسیار

ہماری کونسل نے بھی سلامتی سے گلا پر شتاب کو بات کر دیا۔ بالفعل بعض وزراء کونسل اور گورنر صاحب نے جو تحریری گفتگو ہوئی ہے نہایت دلچسپ ہے۔

## لڑائی رات کا قصہ

آنکھوں کی دیکھی کہتے نہیں کانوں کی سنی کہتے ہیں عذاب ثواب کہنے والے کی گردن پر۔ ایک تھے پنڈت اقبال نرائن گرو۔ انہون نے سر ڈیلا فوس وائس چانسلر یونیورسٹی الہ آباد کی نسبت کچھ ایسے خیالات کا اظہار کیا اور ایک گورے چہرے والے کے سامنے اظہار کیا جنکا ثبوت منہ کا نوالہ نہ تھا۔ زنگی ہمیشہ کالا ہوتا ہے دورو ہمیشہ سفید ہوتا ہے علے ہذا القیاس گورا بھی ہمیشہ پا نمار ہوتا ہے سلف سے لے کے آجتک کسی گورے چہرے والے سے کوئی گناہ سرزد نہین ہوا یا یون کہیے کہ جو فعل کسی گورے سے سرزد ہوگا وہ قانوناً شرعاً عرفاً گناہ نہیں ہو سکتا خواہ عمداً ہو یا سہواً پس گرو صاحب کی حماقت چشم پوشی کے قابل نہ تھی۔ سر ڈیلا فوس نے جھٹ دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کی جانب رجوع فرمائی کہ لہذا فریاد کو پہونچو اور فوجداری مین مقدمہ دائر کر دیا۔

سر چنتامنی وزیر تعلیمات ہونے کی حیثیت سے اس زعم مین تھے کہ صیغہ تعلیم کا افسر اعلے مین ہون گورنمنٹ جنرل آرڈر نمبر ۳۲۳ کا یہ منشا ہے کہ ایسے مقدمات مین دائر کرنے سے پہلے لوکل گورنمنٹ کی منظوری شرط لازم ہے لہذا سر ڈیلا فوس بالا بالا مقدمہ دائر کرنے کے مجاز نہ تھے۔ اب خدا جانے آپ نے سر ڈیلا فوس پہ بھی اپنا فرمان غضب نازل کیا یا نہیں لیکن اسقدر تو معلوم ہوا ہے کہ آپ نے گستاخانہ گورنر سے فریاد کا قصیدہ بھیجا بزبان نثر جسکا خلاصہ یہ ہے۔

میان ڈیلا فوس کا ستایا ہون
ترے پاس فریاد لایا ہون
گورنر مرے اب خبر لے مری
بچی تھری اینڈ فورٹی تھری
ذرا پوچھ کے حال لیجیے مجھے
یہ دعوے ہوا کس کے فرمان سے

گمو وہان کچھ جواب جناتہ ہوا اسکی کسقدر شیخی کرکری ہوگئی تھی لہذا پس ازسی سالی این معنی محقق شد بجا قانون کہ نرود نا گورے چہرے والوں سے عین نادانی

## پچھڑی رات کا افسانہ

بات بڑھ گئی پنڈت جگت نرائن صاحب نے بھی گورنر کو سفر پنجاب کی بابت مین خط لکھا تھا یہ آپ خیال فرماتے ہونگے کہ دفعہ ۳۲ گورنمنٹ منیول آرڈر مین لوکل گورنمنٹ سے مراد وہ مجموعہ ہے جو عناصر ارکان سے مرکب ہے جو بحیثیت مجموعی مختار ہے اور بحیثیت انفرادی بیچارہ بیچارہ کا فوری حق جتاتے ہر گلا گھونٹنا ہو کی سخ آدھا جا لینا ممکن ہے۔ مگر ترقستان کے لئے مین سے ایک تقاضا۔ آگرے کے چیف اور بریلی بدایون کی رو سے ایک ریشیہ بھی نہ ملا اور جواب ملا گویا کہ حضرت آپ کو کیا تعلق اور آپ کی رائے کی پابندی اینجانب پر کیونکر واجب ہے۔ گرد صاحب ایڈیٹر ہمدرد نے سر ڈینا فرس کی نسبت کچھ کہا اور ڈیلا فوس صاحب نے نالش داغ دی۔ ان بیچارے کا زمانہ ختم ہونے کے قریب ہے عزت کا معاملہ ہے انمین شکایت پیدا ہوئی انھون نے کچہری کی زنجیر کھڑکھڑائی انمین کسی کو دخل دینے کی ضرورت کیا ہے۔ دعا ہے دعویٰ جانے دو مجھ سے کیونکر۔

چھپے کاغذ کی تیلیون یعنی تحریری سلسلہ مین موجود ہونے لگی۔ لڑائی ختم ہوئی پچھڑی رات کا آغاز ہوا۔ چھپے کے پرچے تلے اوپر آنے کے بعد پنڈت موتی لال نہرو کے فتوے پر عمل گاندھی جی کے دستخط کی توسیع ترمیم جبری تعمیل ہو گون کا منشا ہے کہ ست

مدتوں سے بھی ہے دل مین یہ حسرت باقی
دیکھئے تمسین کوئی اک جام پلا دے ہمکو
مگر ہے دل راشکستہ نہ کہ تو ہر شکستہ۔

ماخوذ

## کھیل جلیا

پہنچ سے اک بلا ہے یہ دل نا عاقبت اندیش بھی
سیر امیر کا ہوا ناصح کا سمجھایا ہوا

گر جلنے کے بعد جلیان کا تجربہ ہو گیا جیسے ورنون نے مادری جی کا ساتھ اب بھی دیتے ہین یا نہیں سکھ مین دونون صاحب خاصی شہرت رکھتے ہین تو ہی مطالبہ اور مہر جی کی مخالفت کا نتیجہ اب پوشیدہ نہین رہا شبہ۔ اگر وہ معاملہ ہے خدا بچائے

## اسکو بھولا نہ چاہیے کہنا
## صبح جو جائے اور آئے شام

خدا دونون صاحبون کو اس حیثیت عظمی میں کچھ اور کیا کہا جائے۔ مشیت ایزدی سے کسی کا بس نہیں چلتا۔

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

یہ مسئلہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ تخفیف کی زد مین آنے کے واسطے تو ہندوستانی ہین اور تصنیف کے واسطے (خواہ باعتبار افراد ہو یا باعتبار مشاہرہ) دوسرے موزون ہین چنانچہ ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ کے قلم نے جب سکرٹریٹ پر خط تنسیخ کھینچا تو اتفاقاً آٹھ ہندوستانی اسسٹنٹ سکرٹری اس لکیر کے شمشیر کے نیچے دب گئے۔ انگریز کے سکرٹریون کی نسل دقت ادحشرات الارض کی تعداد سے کچھ کم نہ تھی لہذا نفس تخفیف سے ہمین کوئی بڑا اختلاف نہین مگر ملال ہے تو بس اسقدر کہ

اور تو سب تری محفل مین جمے بیٹھے ہین
بار بار اٹھنے کو کہتا ہے ہمین سے کوئی

دوسری شکایت یہ ہے کہ سابات کتب خانہ محافظ تقررات عام سور پولیٹکل اور پولیس۔ مالگزاری عدالت جنگل۔ جیل۔ پرلیس۔ تعلیم۔ صنعت حرفت۔ زراعت علاج مواشی۔ کوآپریٹو قرض۔ صحت افیون۔ شراب۔ انکم ٹیکس۔ نمک۔ اسٹامپ۔ تصریف الریاح۔ انتقال الارواح۔ تولید الحشرات تفتیح السعد۔ تلاطم الامواج۔ تذکرہ امطار بجلی کی پھٹ پھٹ۔ گاڑی کی چون چون پہیون کی شون شون۔ زچہ کی آہ آہ۔ شاعر کی واہ واہ۔ بجلی کی چمک۔ بیج کی گرج۔ مستورات کی رین ریت گھوڑون کی ہنہناہٹ۔ گدھون کی سیپون سیپون غرض دنیا مین کوئی چیز ایسی نہیں جسکی نگرانی سکرٹریٹ کے متعلق نہو۔ لیکن ایک چیز جسکی ترقی گورنمنٹ انگلشیہ کی سلطنت سے بھی ہم عصر زیادہ ہو گئی یعنی رشوت خواری د

## غریب آزادی اسکی نگرانی کا عاد کیون نہین کیا

وادی مسن بنگ صاحب نے اپنا دیوالہ نکال کے سیکڑون کی نیند اور بھوک کا دیوالہ نکالدیا متوسط حضرات بنک کی امانت مین مال سپرد کر دینے کے بعد ان نقیرون سر پیٹتے ہین کا قول ہے کہ

پھیلا کے پاؤن سوتے ہین اسنے کے فقیر
دہشت سے جاگتے ہین تو انگر تمام رات

خیال ہے کہ ابھی کسی قدر دم درود باقی ہے اور اگر لیکوڈیشن کا کام امپریل بنک کے سپرد کیا گیا تو رقوم امانت کا نصف حصہ وصول ہو جانے کی امید ہے۔

بیرونی خبرین ابھی تک برنج کے اندر ہین۔ دول وزرین کانفرنس نے ابھی تک مراعات کی تنسیخ پر صاد بنایا ہے باقی انشاءاللہ خیر صلاح مصر مین وہی اقتصادی حالت ہے عوام اس معاہدے سے مطمئن نہین ہین جو چند روز بیشتر کیا گیا ہے۔ ایران اندرونی اختلاف مین مبتلا ہے۔ عراق بھی [illegible]

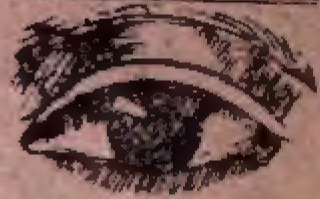
## التماس ایڈیٹر

(۱) پرانے قلمی معاونین مین سے جنھون نے اس عضب کی سرد مہری کھینچی ہے کہ ابکی تو بہ خدا کے لیے زور کی کو کام مین لا یئے سے چپ اور غافل کب تک
(۲) رمضان مبارک ہی جب اس نمبر کے صرف ایک اور نمبر شائع کیا جائے گا یعنے نمبر ۲ کی اشاعت چونکہ ۱۰ مئی کو ہونی چاہیے تھی سب معمول تعطیل عید الفطر کے باعث ۲۴ مئی کو ہو گی۔۔۔۔۔
(۳) ۱۱ مئی کا پرچہ ۱۲ مئی کو شائع ہوگا ایسلیے کہ رمضان مبارک مین ٹھیک وقت پر اشاعت کسی طرح ممکن نہین۔

## قابل دید کتب

شہاب ثاقب۔ شیدائی محمد پور کے حق وقل دلائل سے ثابت [illegible]
[illegible]

[illegible]



ہندوستان کی سب سے مشہور اور آزمودہ شدہ دوا

## سرمہ اکسیر چشم

ناظرین!

اگر آپ اپنی آنکھوں کو ستاروں کی مانند روشن کرنا چاہتے ہیں!

اگر آپ اپنی بینائی سے زندگی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں

اگر آپ اپنی بینائی بڑھاپے تک قائم رکھنا چاہتے ہیں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ زیادہ دیر تک پڑھنے لکھنے کا کام کر سکیں

اگر آپ اپنی آنکھ کو [illegible] سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔

تو

صرف سرمہ اکسیر چشم استعمال کیجئے

کیونکہ

[illegible]

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

دواخانہ کی ایک نایاب [illegible] باتصویر کتاب فردوس زندگی [illegible] مفت طلب فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر دواخانہ فدا علی حکیم راج نارائن دہلی

# المر دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند بے نظیر بصداقت ادویہ

## حلوائے ... مقوی ... جنسک

... مقوی ... ست، اعضاء رئیسہ اعصاب کو طاقت پہنچاتی ہے بے نظیر ... عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی توصیف و توصیف سے باہر ہے۔ ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے۔ اگر یہی ... کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ... ہے ... رقت کے مرض کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک ...

## ماء اللحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

ماء اللحم نہایت محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے ... جسکی سارے ہندوستان میں شہرت ہے ... عوام الناس کو بھی نفع پہنچے نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے مثل مشک و عنبر تازہ میووں کے عرقوں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ ... رنگت نکھارنے ... کمزوری کو دور کرنے والا ... مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانے والا ... رقت ... وغیرہ کو دور کرتا ہے فی بوتل ... تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس ... مفت

## طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں انکے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے ... طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

فی شیشی ...

## حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت ... پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے ... قوت مردمی ... بے نظیر ہے ... ضعف شباب جوانوں کی طاقت پیدا کرتی ہے ... ہزاروں نامراد ... مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اگر باقاعدہ ... استعمال کی جائے ... قیمت فی بکس ۴۰ خوراک ... محصول ڈاک ...

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

| فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے |
|---|---|---|

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ۱۰ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

مندرجہ بالا نرخنامہ رعایتی ہے اب کوئی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ ... اشتہارات کے لئے ... سطر ... سرکاری ... فی اشاعت۔

منیجر

### ہر بیماری کا علاج خود کر لو

... مفت ... المشتہر منیجر ... حکمت ... لکھنؤ

### شرائط ایجنسی

(۱) ... روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ ... کی روانگی ... کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچے فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب ... آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا ... ایجنٹ صاحب ... جائے گا۔

... خاص حالتوں کے ... پرچے واپس نہ کیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبع ... وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا